السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ خطبہ جمعہ کی دعا میں دونوں ہاتھوں کو اٹھا لیتے ہیں اور بعض نہیں اٹھاتے ۔ بعض لوگ سنت مؤکدہ کے بعد دعا کے لیے دونوں ہاتھوں کو اٹھا لیتے ہیں، اسی طرح بعض لوگ وتر میں دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھا لیتے ہیں اور بعض نہیں اٹھاتے ۔ امید ہے راہنمائی فرمائیں گے کیا دعا میں دونوں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے یا نہیں ؟ جزاکم اللہ خیرا ۔

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

دعا میں ہاتھوں کو اٹھانا سنت ہے اور یہ قبولیت دعا کے اسباب میں سے ہے، کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

اِن ربکم تبارک وتعالی حیی کریم یستحیی من عبدہ اِذا رفع یدیہ اِلیہ ان یردھما صفرا".)(سنن ابی داود الوتر باب الدعاء حدیث : وجامع الترمذی حدیث :3556 وسنن ابن ماجہ حدیث :3866 والمستدرک علی الصحیحین للحاکم 497:)

’’تمہارا رب بہت باحیاء اور کریم (کرم والا) ہے، جب اس کا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو انہیں خالی لوٹاتے ہوئے اسے اپنے بندے سے شرم آتی ہے‘‘۔ ‘‘

اس حدیث کو ابوداود، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے صحیح قرار دیا ہے ۔ نیز صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ وَقَالَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ)) (أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ) (صحیح مسلم الزکاۃ باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتھا حدیث :1015

’’اے لوگوں اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے اور اللہ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو اس نے رسولوں کو دیا اللہ نے فرمایا اے رسولو! تم پاک چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو میں تمہارے عملوں کو جاننے والا ہوں اور فرمایا اے ایمان والو ہم نے جو تم کو پاکیزہ رزق دیا اس میں سے کھاؤ پھر ایسے آدمی کا ذکر فرمایا جو لمبے لمبے سفر کرتا ہے پریشان بال جسم گرد آلود اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف دراز کر کے کہتا ہے اے رب اے رب! حالانکہ اس کا کھانا حرام اور اس کا پہننا حرام اور اس کا لباس حرام اور اس کی غذا حرام تو اس کی دعا کیسے قبول ہو۔‘‘

بہت سی احادیث سے یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبۂ استسقا میں اور حجۃ الوداع کے موقع پر، ایام تشریق میں جمرہ اولیٰ وثانیہ کے پاس اور گیر بہت سے موقعوں پر دعا میں ہاتھ اٹھائے تھے لیکن یہ ثابت نہیں کہ نبی ﷺ نے ہر عبادت کے وقت ہاتھ اٹھائے ہوں، لہٰذا آپ کے اسوۂ حسنہ پر عمل کا تقاضا یہ ہے کہ جہاں آپ نے ہاتھ نہیں اٹھائے وہاں ہم بھی ہاتھ نہ اٹھائیں، مثلاً خطبۂ جمعہ، خطبۂ عید، دونوں سجدوں کے درمیان دعا، نماز کے آخر سے ثابت نہیں ہے ۔ اور ہمیں حکم یہ ہے کہ ہم کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے میں صرف اور صرف نبی ﷺ ہی کے اسوہ کو پش نظر رکھیں جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ e میں دعا اور نماز پنجگانہ کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا نبی اکرم ہے :

لَقَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ ... سورة الاحزاب ٢١

’’یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے‘‘۔ ‘‘

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

## ج4ص193

محدث فتویٰ